# أصحابي كالنّجوم، بأيّهم اقتديتم اهتديتم کی تحقیق

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

**أصحابی كالنّجوم ، بأيّهم اقتديتم اهتديتم** ''میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے، ہدایت پا جاؤ گے۔''

یہ حدیث سخت ترین ''ضعیف'' ہے، اس کی ساری کی ساری سندیں ''ضعیف'' ہیں۔

## ۱۔ حدیثِ جابر :

(المؤتلف للدارقطنی : ۱۷۷۸/٤، جامع بیان العلم وفضله لابن عبدالبر : ۱۷٦۰)

## تبصرہ :

اس کی سند ''ضعیف وساقط'' ہے:

(ا) اس میں اعمش بن سلیمان ''مدلس'' ہیں، جو کہ ''عن'' سے روایت کر رہے ہیں، نیز اعمش کا ابو سفیان سے سماع بھی نہیں ہے۔

(ب) اس کا راوی سلام بن سلیمان مدائنی ''ضعیف'' ہے۔(تقریب التهذیب لابن حجر : ۲۷۰٤)

(ج) حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ نے اس کے راوی حارث بن غصین کو ''مجہول'' کہا ہے۔

## دوسری سند : (غرائب مالك للدارقطنی ، عن جمیل بن زید عن مالك عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جابر )

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

**جمیل لا یعرف ، ولا اصل له فی حدیث مالک ولا من فوقه .**

''جمیل مجہول ہے، اس حدیث کی مالک اور اس سے اوپر والے راویوں سے کوئی حقیقت نہیں۔''

(التلخیص الحبیر : ۱۹۰/٤)

## ۲۔ حدیث عمر : (الکامل لابن عدی :۱۰۵۷/۳، المدخل للبیهقی:۱۵۱، الکفایة للخطیب: ۹۵۔۹٦)

## تبصرہ :

اس کی سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، کیونکہ:

(ا) اس میں عبدالرحیم بن زید عمی راوی ''متروک'' ہے، اسے امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ''کذاب'' قرار دیا ہے۔(تقریب التهذیب لابن حجر : ٤٠٥٥)

(ب) اس کا باپ زید عمی جمہور ائمہ کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**ضعفه الجمهور .** ''جمہور نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''(مجمع الزوائد : ١٠ /١١٠)

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

**ضعيف عند الجمهور .** ''جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔''(نتائج الافکار: ٢٥٣)

## ٣۔ حدیث ابنِ عمر :

**مثل أصحابی مثل النّجوم ، يهتدٰی بها ، فبأيّهم أخذتم بقوله اهتديتم .**(مسند عبد بن حميد : ٧٨٣)

## تبصره :

سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، اس کا راوی حمزہ بن ابی حمزہ جزری ''متروک، متہم بالوضع'' ہے۔

(تقریب التهذیب لابن حجر : ١٥١٩)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**هذا إسناده لا يصح .**

''یہ سند ثابت نہیں۔''

(جامع بيان العلم وفضله : ١٧٥٩)

## ٤۔ حدیثِ أبی هريره :

**مثل أصحابی مثل النّجوم ، من اقتدٰی .....اهتدٰی .**(مسند القضاعی : ١٣٤٦)

## تبصره :

١۔ اس کی سند میں جعفر بن عبدالواحد الہاشمی راوی ''کذاب'' ہے۔(التلخيص الحبير لابن حجر : ١٩١/٤)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

**هٰذا الحديث من بلايا جعفر بن عبد الواحد .**

''یہ حدیث جعفر بن عبدالواحد کی مصیبتوں میں سے ہے۔''(ميزان الاعتدال : ٤١٣/١)

٢۔ اس میں اعمش کی ''تدلیس'' بھی ہے۔

## ۵۔ حدیثِ ابنِ عباس :

**انّ أصحابی بمنزلة النّجوم فی السّماء ، فأیّها أخذتم به اهتدیتم ، و اختلاف أصحابی لکم رحمةٌ .** ''میرے صحابہ آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، جس کا دامن پکڑ لوگے، ہدایت یافتہ ہو جاؤ گے، میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے باعثِ رحمت ہے۔'' (المدخل للبیهقی : ۱۵۲، الکفایة للخطیب ، ص: ۹۵)

## تبصرہ :

سند سخت ''ضعیف'' ہے:

۱۔ اس کا راوی سلیمان بن ابی کریمہ جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

**نوٹ :** السّنة لأبی ذر الهروی میں مندل بن علی عنزی نے متابعت کی ہے۔((التلخیص لابن حجر : ۱۹۷/٤)) جو کہ جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

۲۔ جویبر بن سعید ازدی سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

۳۔ ضحاک بن مزاحم نے عبداللہ بن عباس سے سماع نہیں کیا۔(اتحاف المهرة لابن حجر : ۲٤۸/۷)

## ٦۔ حدیثِ جواب بن عبیدالله :

**انّ مثل أصحابی کمثل النّجوم ههٰنا وههٰنا ، من أخذ بنجم منها اهتدٰی أو بأیّ قول أصحابی أخذتم فقد اهتدیتم .** (المدخل للبیهقی : ۱۵۳)

## تبصرہ :

سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے، اس میں وہی جویبر راوی ہے، جسے امام نسائی (الکامل لابن عدی: ۱۲۱/۲) اور امام دارقطنی (الضعفاء والمتروکین : ۱٤۷) وغیرہ نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ اس سند کے بارے میں لکھتے ہیں:

**هٰذا مرسلٌ أو معضلٌ .** (تخریج احادیث المختصرة : ۱٤٦/۱)

## ۷۔ حدیثِ انس :

**مثل أصحابی مثل النّجوم یهتدٰی بها،فاذا غابت تحیّروا .** (مسند بن ابی عمر(المطالب لابن حجر:٤۱٥٦)

## تبصرہ :

سند سخت ترین ''ضعیف'' ہے:

۱۔ اس میں زید عمی راوی ہے، جس کا حال بیان ہو چکا ہے۔

۲۔ یزید رقاشی ''ضعیف'' ہے۔ (تقریب التہذیب:۷۶۸۳) اسے امام نسائی اور امام حاکم نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔ (تہذیب التہذیب لابن حجر:۱۱/۲۷۰)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ کہتے ہیں: **ضعّفه الجمهور** . ''جمہور نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔'' (مجمع الزوائد: ۱۰۵/۱)

۳۔ سلام بن سلیم طویل ''متروک'' ہے۔ (تقریب التهذیب: ۲۷۰۲)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔ (المطالب العالية: ۱٤٦/٤)

**الحاصل :** یہ روایت تمام سندوں کے ساتھ سخت ترین ''ضعیف'' ہے۔

محدثین واہل علم اس حدیث کو ضعیف وغیر ثابت قرار دیتے ہیں، ملاحظہ فرمائیں؛

۱۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**لا يصح هذا الحديث .**

''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(المنتخب من العلل للخلال: ٦٩)

۲۔ حافظ بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

**هٰذا حديث متنه مشهور و أسانيده ضعيفةٌ ، لم يثبت في هٰذا اسنادٌ .**

(المدخل إلى السنن الكبرىٰ: ١٥٤)

۳۔ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**هذه الرواية لا تثبت أصلا بلا شك أنها مكذوبة .**

''یہ روایت سرے سے ثابت ہی نہیں، اس کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک نہیں۔''

(الإحكام في أصول الأحكام: ٨٣/٦)

نیز فرماتے ہیں:

**هَذَا خبر مَكْذُوب مَوْضُوع بَاطِل لم يَصح قطّ .**

''یہ قطعی طور پر جھوٹی، من گھڑت، باطل اور غیر ثابت روایت ہے۔''

(البدر المنير لابن الملقن: ٥٨٧/٩)

۴۔ علامہ ابن العربی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو غیر ثابت قرار دیا ہے۔

(القبس شرح مؤطإ الإمام مالك، ٥٥٠)

۵۔ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**هَذَا الحَدِيث غَرِيب لم يروه أحد من أَصْحَاب الْكتب الْمُعْتَمدَة .**

''یہ حدیث منکر ہے، اسے کسی معتمد کتاب کے مصنف نے روایت نہیں کیا۔''

(البدر المنير : ٥٨٤/٩)

۶۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**لا يصح شيء منها.**

''اس کی کوئی سند ثابت نہیں۔'' (تحفة الطالب، ص ١٤١)

۷۔ علامہ سبکی رحمہ اللہ نے بھی ''ضعیف'' کہا ہے۔

(الإبهاج في شرح المنهاج : ٢٠٧٠/٥)

۸۔ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

**هُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، قَالَ الْبَزَّارُ :هَذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَيْسَ هُوَ فِي كُتُبِ الْحَدِيثِ الْمُعْتَمَدَةِ.**

''یہ حدیث ضعیف ہے، امام بزار رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں اور نہ ہی یہ حدیث کی معتمد کتب میں مندرج ہے۔''

(شرح العقيدة الطحاوية، ص ٤٦٩)

۹۔ علامہ امیر صنعانی نے اس حدیث کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(التنوير شرح الجامع الصغير : ٥٩٧/٢، توضيح الأفكار : ٢٣٩/١)

۱۰۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

**هَذَا الحَدِيث لم يَصح عَن رَسُول الله (صلى الله عَلَيْهِ وَسلم) وَآله وَسلم، كَمَا هُوَ مَعْلُوم عِنْد أهل هَذَا الشَّأْن، فقد اتَّفقُوا على أَنه غير ثَابت .**

''رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث ثابت نہیں، جیسا کہ فنِ حدیث کے ماہرین کے ہاں معلوم ہے، ان کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث غیر ثابت ہے۔'' (قطر الولي على حديث الولي، ص ٣١٨)

## فائدہ :

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ (ایک دن) نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی طرف سر مبارک اٹھایا اور آپ بکثرت آسمان کی طرف سر مبارک اٹھاتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

**النّجوم أمنة للسّماء ، فاذا ذهبت النّجوم أتى السّماء ما توعد ، وأنا أمنة لأصحابى ، فاذا ذهبت أنا أتى أصحابى ما يوعدون ، وأصحابى أمنة لأمّتى ، فاذا ذهب أصحابى أتى أمّتى ما يوعدون .**

''ستارے آسمان کی حفاظت کا سامان ہیں، جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ (آفت) آ جائے گی، جس کا اس سے وعدہ کیا گیا ہے، میں اپنے صحابہ کے لیے حفاظت کا سامان ہوں، جب میں (دنیا سے) چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ (فتنے) آئیں گے، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے، میرے صحابہ میری امت کے لیے حفاظت کا سامان ہیں، جب میرے صحابہ (دنیا سے) چلے جائیں گے، تو میری امت پر وہ (فتنے) آ جائیں گے، جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔'' (صحيح مسلم : ٢٥٣١)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ حافظ بیہقی رحمہ اللہ کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

**هو يؤدّى صحّة التّشبيه للصّحابة بالنّجوم خاصّة ، امّا فى الاقتداء ، فلا يظهر من حديث أبى موسىٰ .**

''یہ حدیث صحابہ کو ستاروں سے صرف تشبیہ دینے کو صحیح قرار دیتی ہے، رہا (کسی ایک صحابی کی) اقتدا کا معاملہ، تو وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت نہیں ہوتا۔'' (تلخيص المستدرك : ١٩١/٤)